بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part - 26

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ - 26

قرآن مجید کا چھبیسواں پارہ سورۃ الاحقاف، سورۃ محمدؐ، سورۃ الفتح، سورۃ الحجرات، سورۃ ق اور سورۃ الذاریات کی پہلی 30 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

سورۃ الاحقاف

Chapter- 46: The Sand Hills

احقاف حقف کی جمع ہے ریت کا بلند ٹیلہ بعض نے اس کے معنی پہاڑ اور غار کے کیے ہیں یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد اولی کے علاقے کا نام ہے جو حضر موت (یمن) کے قریب تھا۔

پس منظر:

مشکل ترین سال 10 نبوی

شعب ابی طالب

عام الحزن۔ غم کا سال

طائف کا مایوس کن سفر

حضور ﷺ کی طائف میں دردمندانہ دعا:

اللّھمّ الیک اشکو ضعف قوتی وقلتہ حیلتی وھوانی علی النّاس یا ربّ العالمین، انت ربّ المستضعفین۔۔۔۔اعوذ بنور وجھک الّذی اشرقت لہ الظلمٰت۔۔۔۔لا حول ولا قوۃ الّا بک۔ (بحوالہ السیرۃ النّبویۃ لابن کثیر)

اے اللہ!

میں اپنی طاقت کی ناتوانی اپنی قوت عمل کی کمی لوگوں کی نگاہوں میں اپنی بے بسی کا شکوہ تیری بارگاہ میں کرتا ہوں۔

اے ارحم الراحمین!

تو کمزوروں کا رب ہے، تو میرا بھی رب ہے۔ تو مجھے کس کے حوالے کرتا ہے۔۔۔

میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کے نور کے ساتھ۔ جس سے تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا و آخرت کے کام سنور جاتے ہیں۔۔۔

میں تیری رضا طلب کرتا رہوں گا یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ تیری ذات کے بغیر نہ میرے پاس کوئی طاقت ہے نہ قوت

(میں نے اس دعا کو مختصر کر کے لکھا ہے۔ یہ دعا مایوسی کے لمحات اور مشکلات و مصائب میں ایک بندہ مومن کیلئے بہت ہی بڑا سہارا ہے)۔

کائنات کی ہر چیز برحق بنائی

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ۔

ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لئے پیدا کیا ہے۔ (احقاف۔3)

Everything has been created for a purpose

We only created the heavens and the earth and everything in between for a purpose and an appointed term.

یعنی آسمان اور زمین کی پیدائش کا ایک خاص مقصد بھی ہے اور وہ ہے انسانوں کی آزمائش۔ دوسرا اس کے لئے ایک وقت بھی مقرر ہے جب وہ وقت آجائے گا تو آسمان اور زمین کا موجودہ نظام سارا بکھر جائے گا۔ نہ آسمان، یہ آسمان ہو گا نہ زمین، یہ زمین ہو گی۔ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات۔ (سورہ ابراہیم)

امور غیبیہ کا علم اور حضور ﷺ کا ادب و احترام

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ۖ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ وَمَآ اَنَاْ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔

آپ فرمادیں کہ میں کوئی پہلا رسول نہیں آیا(کہ مجھ سے قبل بنوت ورسالت کی کوئی مثال ہی نہ ہو)اور میں نہیں جانتا کہ کل تمہارے ساتھ کیا ہونا ہے اور میرے ساتھ کیا، میں تو صرف اُس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے اور میرا کام تو علانیہ ہدایت (متنبہ) کرنا ہے۔

Say, "I am not the first messenger ever sent, nor do I know what will happen to me or you. I only follow what is revealed to me. And I am only sent with a clear warning."(46:9)

The meaning of this verse is that: Tell them, I am not a novel Messenger. Many Messengers have come to the world before me, and I am not any different from them. Never has a Messenger come, who did not have a family, who did not eat and drink, or who did not live a common man's life. Never has an angel descended as an attendant with a Messenger, heralding his prophethood and carrying a whip before him. Never has a Messenger shown a miracle by his own power, or known everything by his own knowledge. Then, how is it that you are bringing forth these strange criteria only to judge my Prophethood?

حضورؐ کے علم غیب کے متعلق ادب کا تقاضا یہ ہے کہ یوں نہ کہا جائے کہ آپ غیب نہیں جانتے تھے بلکہ یوں کہا جائے کہ اللہ تعالٰی نے رسول اللہؐ کو امور غیب کا بہت بڑا علم دیا تھا جو انبیاء میں سے کسی دوسرے کو نہیں ملا۔ بعض دفعہ علم و حکمت سے عاری واعظین و خطباء ایک صحیح بات کو غلط اور منفی انداز میں بیان کرتے ہیں جس سے نادانستہ توہین کا پہلو نکلتا ہے۔

قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضور اکرمؐ کو امور آخرت، دوزخ، جنت، حساب کتاب، سزا و جزاء سے متعلق خاص علم عطا فرمایا: تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک۔۔ معراج سے سفر میں آپؐ کو خاص مشاہدات کرائے گئے۔ لہٰذا حضور اس آیت میں فرمارہے ہیں کہ امور غیبیہ کے متعلق میں جو کچھ کہتا ہوں وہ سب وحی الٰہی سے کہتا ہوں۔ آپؐ کے فرائض منصبی سے متعلق جو علوم تھے اللہ تعالٰی نے آپؐ کو عطا فرمادیئے تھے۔ بقیہ امور غیب کا علم آپ کے پاس نہیں تھا اور ان غیر متعلقہ امور کے علم کے نہ ہونے سے کمال نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ایمان واستقامت

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے توان پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ غمگیں ہونگے۔

(احقاف۔13)

Steadfastness on Faith

Surely those who say, “Our Lord is Allah,” and then remain steadfast—there will be no fear for them, nor will they grieve.

آیت مذکورہ میں ایمان واستقامت کا اجر ذکر فرمایا گیا ہے۔اس کے بعد کی چار آیتوں میں انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت اور انسان پر اسکے ماں باپ کے احسانات کا اور اولاد کے لئے سخت محنت ومشقت برداشت کرنے کا تذکرہ اور بڑی عمر کو پہنچنے کے ساتھ انسان کو اللہ تعالی کی طرف رجوع وانابت کی خاص تلقین فرمائی گئی ہے۔

قرآن کریم کا عام اسلوب یہ ہے کہ وہ جہاں انسان کو اللہ تعالی کی اطاعت وعبادت کی طرف دعوت دیتا ہے تو ساتھ ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور خدمت واطاعت کے احکام بھی دیتا ہے۔قرطبیؒ نے بحوالہ قشیری وجہ ربط یہ بیان کیا ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک خاص تسلّی کا پہلو ہے کہ آپ ایمان وتوحید کی دعوت دیتے رہیں کوئی قبول کرے نہ کرے ،اس سے مغموم نہ ہوں کیونکہ انسان کا حال یہی ہے کہ وہ تو بعض دفعہ اپنے والدین کے ساتھ بھی وفادار نہیں رہتے بعض اچھا سلوک کرتے ہیں اور بعض ان کے ساتھ بھی بد سلوکی کرتے ہیں۔

والدین بالخصوص ماں کا مقام اور وجہ فضیلت

حملته امّه کرها ووضعته کرها۔

والدین،اولاد اور اپنے لیے جامع دعا

ربّ اوزعنی ان اشکر نعمتک الّتی انعمت علیّ و علٰی والدیّ وان اعمل صالح ترضٰه واصلح لی فی ذرّیتی انّی تبت الیک وانّی من المسلمین۔ (احقاف۔13)

اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو دیں اور ایسے نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کی بھی اصلاح فرما، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔ آمین

Comprehensive Dua for Parents, Children and Ourselves

My Lord! Inspire me to ˹always˺ be thankful for Your favours which You blessed me and my parents with, and to do good deeds that please You. And instil righteousness in my offspring. I truly repent to You, and I truly submit ˹to Your Will˺.

قبولیتِ اعمال اور خطاؤں سے درگذر

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ۔

یہی وہ لوگ ہیں ہم جن کے نیک اعمال قبول کرتے ہیں اور ان کی کوتاہیوں سے در گزر فرماتے ہیں، (یہی) اہلِ جنت ہیں۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جا رہا ہے۔ (احقاف۔16)

It is from these ˹people˺ that We will accept the good they did, and overlook their misdeeds—along with the residents of Paradise, ˹in fulfilment of˺ the true promise they have been given.

ہر ایک کیلئے اعمال کے مطابق درجات

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ (احقاف۔19)

And for all there are degrees [of reward and punishment] for what they have done, and [it is] so that He may fully

compensate them for their deeds, and they will not be wronged.

قوم عاد کی سرکشی، عناد، تکبّر، حدود سے تجاوز،

جنّوں کا قرآن سننے کا ذکر

نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔۔۔۔احقاف۔29

صحیح مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مکہ کے قریب نخلہ وادی میں پیش آیا، جہاں آپ ﷺ صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھارہے تھے۔ جنوں کو تجسس تھا کہ آسمان پر ہم پر بہت زیادہ سختی کردی گئی ہے اب ہمارا وہاں جانا تقریباً ناممکن بنادیا گیا ہے، کوئی بہت ہی اہم واقعہ رونما ہوا ہے جس کے نتیجے میں ایسا ہوا ہے۔ چنانچہ مشرق و مغرب کے مختلف اطراف میں جنوں کی ٹولیاں واقعے کا سراغ لگانے کے لئے پھیل گئیں ان میں سے ایک ٹولی نے یہ قرآن سنا اور یہ بات سمجھ لی کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا یہ واقعہ ہی ہم پر آسمان کی بندش کا سبب ہے اور جنوں کی یہ ٹولی آپ پر ایمان لے آئی اور جا کر اپنی قوم کو بھی بتلایا۔ (مسلم بخاری)

داعی الی اللہ کی پکار پر لبیک کہو

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَ لِيْمٍ۔

اے ہماری قوم کے لوگو، اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرلو اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں سے در گزر فرمائے گا اور تمہیں عذاب الیم سے بچادے گا۔ (احقاف۔31)

Respond to the Message of Allah

O our People! Respond to the caller of Allah and believe in him, He will forgive your sins and protect you from a painful punishment.

دعوت دین میں صبر اور تحمّل کا مظاہرہ

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔۔۔

پس اے نبیؐ، صبر کرو جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے۔۔۔۔(احقاف۔35)

Patience and Endurance

So endure patiently, as did the Messengers of Firm Resolve.

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Chapter-47: The Prophet Mohamad (PBUH)

سورۃ محمدؐ مدنی سورت ہے اور اس میں 38 آیات ہیں۔

ہجرت مدینہ کے بعد نازل ہونے والی پہلی سورت

ہجرت مدینہ کے فوراً بعد ہی یہ سورت نازل ہوئی یہاں تک کہ اس کی ایک آیت: وكاين من قرية۔۔کے متعلق حضرت ابن عباس سے یہ منقول ہے کہ وہ مکی آیت ہے کیونکہ اس کا نزول اس وقت ہوا ہے جبکہ آپ ہجرت کی نیت سے مکہ معظمہ سے نکل چکے تھے۔ مکہ مکرمہ کی بستی اور بیت اللہ پر نظر کر کے آپؐ نے فرمایا تھا کہ ساری دنیا کے شہروں میں مجھے تو محبوب ہے اگر اہل مکہ مجھے یہاں سے نہ نکالتے تو میں مکہ مکرمہ کو نہ چھوڑتا۔ مفسرین کے مطابق جو آیات سفر ہجرت مدینہ کے دوران میں نازل ہوئی ہیں وہ مکی آیات کہلاتی ہیں۔

تاریخی پس منظر۔ بدر کے تناظر میں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان کی اہمیت

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس چیز پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیئے اور ان کے احوال کی اصلاح فرمادی۔ (محمد۔2)

As for those who believe, do good, and have faith in what has been revealed to Mohamad—which is the truth from their Lord—He will absolve them of their sins and improve their condition.

حضور ﷺ پر یعنی آپ ؐ کی لائی ہوئی تعلیمات پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کی جارہی ہے۔ اور اس کا اجر بھی بتایا جارہا ہے کہ

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ۔ اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیئے اور ان کے احوال کی اصلاح فرمادی۔

ایک حدیث کے اندر بھی یھدیک اللہ و یصلح بالکم کے کہنے کی تاکید ملتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جس کو چھینک آئے اور اس کی چھینک پر حمد کہنے کا جواب دیا گیا ہو اسے چاہیے کہ وہ چھینک کا جواب دینے والے کو یہ دعا (یھدیکم اللہ و یصلح بالکم) دے یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت سنوار دے۔

نصرت الٰہی کے حقدار کون؟

ان تنصرو اللہ ینصرکم۔ اگر اللہ کی نصرت (اللہ کے دین کی مدد، خدمت) کرو گے تو اللہ تمہاری نصرت فرمائیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔

اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ (سورہ محمد۔7)

O You who have believed! If you support for Allah, He will support you and make you steadfast (in your faith).

اللہ کی مدد کرنے کا مطلب اللہ کے دین کی مدد اور نصرت ہے کیونکہ وہ اسباب کے مطابق اپنے دین کی مدد اپنے مومن بندوں کے ذریعے سے ہی کرتا ہے یہ مومن بندے اللہ کے دین کی لیے خدمات سرانجام دیتے ہیں، اس دین کی حفاظت اور اس کیلئے دعوت و تبلیغ کرتے ہیں۔ جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور قرون اولی کے مسلمانوں کی روشن تاریخ ہے وہ دین کے ہو گئے تھے تو اللہ بھی ان کا ہو گیا تھا۔

ویثبت اقدامکم کا مطلب ہے کہ اللہ انہیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے گا۔ بعض نے اس سے مراد پل صراط پر ثابت قدمی لیا ہے۔

اللہ اہل ایمان کا حامی وناصر ہے

بانّ اللہ مولی الذین آمنو۔(سورۃ محمد۔11)

جنّت کے انعامات

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ۔۔۔

جس جنّت کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی صفت یہ ہے۔۔۔(سورۃ محمد۔15)

قیامت کی نشانیاں

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا۔۔۔

اُس(قیامت)کی(کچھ)علامات تو آچکی ہیں۔۔۔سورۃ محمد۔18

Signs of Day of Judgement

Yet ⌜some of⌝ its signs have already come....

قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بجائے خود قرب قیامت کی ایک علامت ہے جیسا کہ آپ نے بھی فرمایا: بعثت انا والساعۃ کھاتین۔ صحیح بخاری۔ میری بعثت اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہے۔آپؐ نے اشارہ کرکے واضح فرمایا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں اسی طرح قیامت میرے بعد زیادہ دور نہیں ہے۔

استغفار کی فضیلت واہمیت

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ۔

پس(اے نبیؐ)، جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اپنے لیے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے گناہوں کی بخشش کی دعا(استغفار) کرتے رہو۔ اور اللہ تم لوگوں کی سرگرمیوں اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔(سورہ محمد۔19)

Seeking Forgiveness

So, know ˹well, O Prophet,˺ that there is no god ˹worthy of worship˺ except Allah. And seek forgiveness for your shortcomings[1] and for ˹the sins of˺ the believing men and women. For Allah ˹fully˺ knows your movements and places of rest ˹O people˺.

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ آپ سمجھ لیجئے کہ اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں، اور ظاہر ہے کہ یہ علم تو ہر مومن مسلمان کو بھی حاصل ہے سید الانبیاء کو کیوں حاصل نہ ہوتا پھر اس علم کے حاصل کرنے کا حکم دینا یا تو اس پر ثابت قدم رہنے کے معنی میں ہے اور یا اس کے مقتضیات پر عمل کرنا مراد ہے۔

اس کے بعد واستغفر کا حکم دیا گیا، اور رسول اللہؐ سے بوجہ عصمت نبوت کے گناہ کا احتمال بھی نہیں۔ مگر انبیاءؑ معصوم ہونے کے باوجود بعض اوقات ان سے اجتہاد میں خطا ہو سکتی ہے اور اجتہادی خطا قانون شرع میں گناہ نہیں بلکہ اس پر بھی اجر ملتا ہے مگر انبیاء کو اس خطا پر متنبہ ضرور کر دیا جاتا ہے اور ان کی شان عالی کے اعتبار سے اس کو لفظ ذنب سے بھی تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ آیت مذکورہ میں اسی طرح کا ذنب مراد ہو سکتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کرام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ ان کی طرف قرآن میں جہاں کہیں ذنب یا عصیان وغیرہ کے الفاظ منسوب کئے گئے وہ ان کے مقام عالی کی مناسبت سے ایسے کاموں کے لئے استعمال کئے گئے جو خلاف اولیٰ تھے۔ کیونکہ سنات الابرار سیئات المقربین ہوتی ہیں۔ جیسا کہ سورۃ عبس میں جو رسول اللہؐ کے ایک عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا اگرچہ وہ ایک اجتہادی خطا تھی کوئی گناہ نہ تھا مگر آپ کی شان عالی کے لئے اس کو پسند نہیں کیا گیا۔

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کو استغفار کی تاکید فرمائی گئی ہے، اپنے لئے بھی اور اہل ایمان کیلئے بھی۔ حضورؐ جن کے بارے میں قرآن میں واضح طور پر فرمادیا گیا: لقد غفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔۔۔ اللہ نے ہر لحاظ سے آپؐ کو اگلے پچھلے گناہوں سے پاک کر دیا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی آپؐ امت کی تعلیم اور سبق کیلئے استغفار فرماتے تھے۔ اور اس عمل (نبیؐ کے استغفار میں) ہم جیسے عام لوگوں کیلئے بہت بڑا سبق ہے کہ جب اللہ کے رسولؐ استغفار فرما رہے ہیں تو ہمیں اس سے زیادہ کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے گناہوں سے ڈرنا چاہیے۔

استغفار کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے۔ احادیث میں بھی اس پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ فَاِنِّى اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيهِ فِى اليَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ اے لوگو! استغفار کیا کرو، میں بھی اللہ کے حضور روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ استغفار کرتا ہوں۔ بارگاہ الٰہی میں توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

صحیح حدیث میں ہے حضورؐ فرماتے ہیں:

اللھم اغفرلی خطیتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفرلی وجدی وخطی وعمدی وکل ذالک عندی۔ یعنی اے اللہ میری خطاؤں کو اور میری جہالت کو اور میرے کاموں میں مجھ سے جو زیادتی ہو گئی ہو اس کو اور ہر چیز کو جسے تو مجھ سے بہت زیادہ جاننے والا ہے معاف فرمادے۔ اے اللہ میرے نادانستہ گناہوں کو اور میرے بالارادہ کئے ہوئے گناہوں کو اور میری خطاؤں اور میرے قصد کو بخش دے۔۔۔۔

اور صحیح حدیث میں ہے کہ آپ اپنی نماز کے آخر میں استغفار کے یہ کلمات کہتے تھے:

اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت الھی لا الہ الا انت۔ یعنی اے اللہ میں نے جو کچھ گناہ پہلے کئے ہیں اور جو کچھ پیچھے کئے ہیں اور جو چھپا کر کئے ہیں اور جو ظاہر کئے ہیں اور جو زیادتی کی ہے اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے تو ہی میرا اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو اپنے رب کی طرف توبہ کرو پس تحقیق میں اپنے رب کی طرف استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں ہر ایک دن ستر بار سے بھی زیادہ۔

حدیث: ابو یعلی میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

تم لا الہ الا اللہ کا اور استغفر اللہ کا کہنا لازم پکڑو اور انہیں بکثرت کہا کرو اس لئے کہ ابلیس کہتا میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے ان دونوں کلموں سے ہلاک کیا۔ میں نے جب یہ دیکھا تو انہیں اپنی خواہشوں کے پیچھے لگا دیا پس وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔

فساد اور قطع رحمی

سورۃ محمدؐ: آیت۔22

تدبّر فی القــــرآن

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔

کیاان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا، یاان کے دلوں پر تالے چڑھے ہوئے ہیں؟(یعنی سوچ کے دروازے بند کئے ہوئے ہیں)۔سورۃ محمدؐ۔24

Reflection and Contemplation on the Holy Qur'an

Do they not then reflect on the Quran? Or are there locks upon their hearts? (Have they stopped thinking?)

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع اور برباد نہ کرو۔(سورہ محمدؐ۔33)

Don't Invalidate your good deeds

O you who have believed! Obey Allah and obey the Messenger, and do not invalidate your deeds.

نیکیوں کو ضائع کرنے والے اعمال کی نشاندہی

جس طرح نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔(انّ الحسنات یذھبن السّیات)۔اسی طرح کچھ گناہ نیکیوں کے اجر کو برباد کر دیتے ہیں ۔امام محمد بن نصر مروزی(رح) اپنی کتاب الصلوۃ میں حدیث لائے ہیں کہ صحابہ کا خیال تھا کہ :

لاالہ الااللہ کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا جیسے کہ شرک کے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں دیتی۔

(لیکن جب یہ آیت لاتبطلوا اعمالکم نازل ہوئی تو) اس پر اصحاب رسول اس سے ڈرنے لگے کہ کہیں گناہ نیکیوں کو باطل نہ کردیں۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی عمل خواہ کتنا ہی بہتر کیوں نہ معلوم ہوتا ہو اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے دائرے سے باہر ہے تو رائیگاں اور برباد ہے۔

مقصد آیت کا یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنے گناہوں سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے کہ کوئی گناہ جس کو بظاہر ہم معمولی خیال کر رہے ہوں وہ اللہ کی نظر میں بہت بڑا ہو اور اس گناہ کی نحوست کی وجہ سے ہماری ساری نیکیاں برباد ہو جائیں۔

سخاوت کے فائدے اور بخل کے نقصانات

اللہ غنی اور تم محتاج ہو

هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُم۔

یاد رکھو! تم وہ لوگ ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بُخل کرتے ہیں، اور جو کوئی بھی بُخل کرتا ہے وہ محض اپنی جان ہی سے بخل کرتا ہے، اور اللہ تو غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو۔

اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔(سورہ محمد۔38)

Here you are, being invited to donate ˹a little˺ in the cause of Allah. Still some of you withhold. And whoever does so, it is only to their own loss. For Allah is the Self-Sufficient, whereas you stand in need ˹of Him˺.

If you ˹still˺ turn away, He will replace you with another people. And they will not be like you.

انفاق کا موقع: تمہارے لئے سعادت

یعنی اللہ تمہیں خرچ کرنے کی ترغیب اس لیے نہیں دیتا کہ وہ تمہارے مال کا ضرورت مند ہے نہیں وہ تو غنی ہے بے نیاز ہے وہ تو تمہارے ہی فائدے کے لیے تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ اس سے ایک تو تمہارے اپنے نفسوں کا تزکیہ ہو دوسرے تمہارے ضرورت مندوں کی حاجتیں پوری ہوں اس لیے اللہ کی رحمت اور مدد کے محتاج تم ہو نہ کہ اللہ تمہارا احتاج ہے۔

غناء اللہ تعالیٰ کا وصف لازم ہے اور احتیاج اور ضرورت مخلوق کا وصف لازم ہے۔

صحابی رسولؐ سلیمان فارسی کی حوصلہ افزائی

ابن ابی حاتم اور ابن جریر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ۔

اور اگر تم منہ پھیروگے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح کے نہیں ہوں گے۔

حضور ﷺ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ حضورؐ! وہ کون لوگ ہیں جو ہمارے بدلے لائے جاتے اور ہم جیسے نہ ہوتے تو آپؐ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے شانے پر رکھ کر فرمایا: یہ اور ان کی قوم۔ اگر دین ثریا ستارے کے پاس بھی ہوتا تو اسے فارس کے لوگ لے آتے۔

سورۃ الفتح

Chapter - 48: The Victory - (through peace)

سورۃ الفتح مدنی سورت ہے اور اس میں 29 آیات ہیں۔

صلح حدیبیہ کو فتح مبین قرار دیا گیا

بغیر جنگ کے اخلاقی، معاشرتی، تبلیغ اور دعوتی فتح حاصل ہوئی۔

صلح حدیبیہ سے پہلے بیس سال کی محنت ایک طرف (صرف 1400 افراد مشرف بہ اسلام ہوئے)۔ لیکن صلح حدیبیہ کے بعد امن کے ماحول میں صرف تین سال کی محنت ایک طرف۔ صرف تین سال میں یہ تعداد چودہ سو افراد سے بڑھ کر ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زیادہ ہو گئی۔

موؔرخین حیران،وجہ کیا بنی؟

وجہ حدیبیہ کا صلح اور امن کا معاہدہ جس کو قرآن نے فتح مبین قرار دیا تھا جس کے نتیجے میں فاصلے اور دوریاں ختم ہوئیں،غلط فہمیاں دور ہوئیں۔اسلام کو لوگوں نے قریب سے دیکھا،مسلمانوں کا اخلاق،دیانتداری،معاملات میں سچائی سے لوگ متاثر ہوئے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

(اے نبیؐ)،بے شک،ہم نے(آپ کیلئے فتح کے دروازے کھول دیئے ہیں)آپ کو فتح مبین عطافرمادی ہے۔(فتح۔1)

Victory through peace and without war

Indeed, We have granted you a clear triumph ˹O Prophet˺

حضور ﷺ پر اللہ کے انعامات

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔

تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کردے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھادے۔ (فتح۔2)

Allah’s Blessings over Prophet

so that Allah may forgive you for your past and future shortcomings, perfect His favour upon you, guide you along the Straight Path,

سورۃ محمد میں پہلے یہ معلوم ہوچکا ہے کہ انبیاء کرام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف قرآن میں جہاں کہیں ذنب یا عصیان وغیرہ کے الفاظ منسوب کئے گئے وہ ان کے مقام عالی کی مناسبت سے ایسے کاموں کے لئے استعمال کئے گئے جو خلاف اولیٰ تھے مگر نبوت کے مقام بلند کے اعتبار سے غیر افضل پر عمل کرنا بھی ایسی لغزش ہے جس کو قرآن نے بطور تہدید کے ذنب وگناہ سے تعبیر کیا ہے۔

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ: اس سے مراد وہ تقصیرات ہیں جو نبوت سے پہلے ہوئیں اور ماتاخر سے مراد وہ تقصیرات ہیں جو رسالت و نبوت کے بعد صادر ہوئیں۔اور فتح مبین (صلح حدیبیہ) کا اس مغفرت کے لئے سبب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس فتح مبین سے بہت لوگ جوق درجوق اسلام میں داخل ہوں گے اور اسلام کی دعوت کا عام ہو جانا آپ کی زندگی کا مقصد عظیم اور آپ کے اجر و ثواب کو بہت بڑھانے والا ہے اور اجر و ثواب کی زیادتی سبب ہوتی ہے کفارہ سیئات کی۔(بیان القرآن)

نبی کی لغزشوں سے مراد ترک اولی والے معاملات یا وہ امور ہیں جو آپ ﷺ نے اپنے فہم و اجتہاد سے کیے لیکن اللہ نے انہیں ناپسند فرمایا جیسے عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ وغیرہ کا واقعہ ہے جس پر سورہ عبس کا نزول ہوا یہ معاملات و امور اگرچہ گناہ اور منافی عصمت نہیں لیکن آپ کی شان ارفع کے پیش نظر انہیں بھی کوتاہیاں شمار کر لیا گیا جس پر مغفرت کا اعلان فرمایا جا رہا ہے لیغفر میں لام تعلیل کے لیے ہے یعنی یہ فتح مبین ان تین چیزوں کا سبب ہے جو اس آیت میں مذکور ہیں اور یہ مغفرت ذنوب کا سبب اس اعتبار سے ہے کہ اس صلح کے بعد قبول اسلام کرنے والوں کی تعداد میں بکثرت اضافہ ہوا جس سے آپ ؐ کے اجر عظیم میں بھی خوب اضافہ ہوا اور حسنات و بلندی درجات میں بھی۔فتح القدیر میں ہے کہ اتمام نعمت سے مراد مغفرت اور ہدایت ہے۔

لغزشوں کی معافی کا دوسرا مطلب:

بعض مفسرین نے ایک دوسرا نکتہ بیان کیا ہے کہ کسی مقصد کے لیے ایک جماعت جو کوشش کر رہی ہو اس کی خامیوں کے لیے اس جماعت کے قائد و رہنما ہی کو مخاطب کیا جاتا ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ خامیاں قائد کی ذاتی خامیاں ہیں۔دراصل وہ اس جدوجہد کی کمزوریاں ہوتی ہیں جو پوری جماعت بحیثیت مجموعی کر رہی ہوتی ہے۔مگر خطاب قائد سے کیا جاتا ہے کہ آپ کے کام میں یہ کمزوریاں ہیں۔

تاہم چونکہ روئے سخن رسول اللہؐ کی طرف ہے،اور فرمایا یہ گیا ہے کہ اللہ نے آپ کی ہر اگلی پچھلی کوتاہی کو معاف فرما دیا،اس لیے ان عام الفاظ سے یہ مضمون بھی نکل آیا کہ اللہ تعالی کے ہاں اس کے رسول پاک کی تمام لغزشیں (جو آپ کے مقام بلند کے لحاظ سے لغزشیں تھیں) بخش دی گئیں۔اسی بنا پر جب صحابہ کرام حضورؐ کو عبادت میں غیر معمولی مشقتیں اٹھاتے ہوئے دیکھتے تھے تو عرض کرتے تھے کہ آپ کے تو اب اگلے پچھلے قصور معاف ہو چکے ہیں،پھر آپ اپنی جان پر اتنی سختی کیوں اٹھاتے ہیں؟اور آپ ﷺ جواب میں فرماتے تھے: افلا اکون عبداً شکوراً۔کیا میں ایک شکر گزار بندہ نہ بنوں؟(بخاری، مسلم)

اہل ایمان کیلئے سکینت اور اطمینان قلب

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔

وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جائے اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کے سارے لشکر ہیں اور وہی تمام باتوں کا جاننے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔(فتح۔4)

Peace and Serenity of Hearts

He is the One Who sent down serenity upon the hearts of the believers so that they may increase even more in their faith. To Allah ˹alone˺ belong the forces of the heavens and the earth. And Allah is All-Knowing, All-Wise.

سکینہ کے معنی ہیں اطمینان، رحمت اور وقار۔ صلح حدیبیہ کی بظاہر سخت شرائط کی وجہ سے صحابہ کرام کے دل میں اضطراب پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں سکینت نازل فرمادی جس سے ان کے دلوں کو اطمینان، سکون حاصل ہوا اور ان کے ایمان اور بڑھ گئے۔

شروع سورت کی تین آیتوں میں ان خاص انعامات کا ذکر ہے جو اس فتح مبین رسول اللہ ﷺ کو عطا کئے گئے۔ بعض صحابہ جو سفر حدیبیہ میں ساتھ تھے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ انعامات تو آپ کے لئے ہیں اللہ آپ کو مبارک فرمائے، ہمارے لئے کیا ہے؟ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ان میں اصالتہً حاضرین حدیبیہ اور بیعت رضوان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر ہے اور چونکہ وہ انعامات ایمان اور اطاعت رسول کے سبب ملے اس حیثیت سے سب مومنین کو بھی شامل ہے کہ جو بھی ایمان اور اطاعت میں کامل ہو گا وہ ان انعامات کا مستحق ہو گا۔

نبی اکرم ﷺ کی صفات اور حقوق

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا۔

اے نبیؐ، ہم نے تم کو (روز قیامت) گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور خبردار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم واحترام کرو اور صبح اور شام اس کی (اللہ کی) پاکی بیان کرو۔۔(فتح۔9)

Attributes of Prophet and his rights

Indeed, ˹O Prophet,˺ We have sent you as a witness, a deliverer of good news, and a warner,

so that you ˹people˺ may have faith in Allah and His Messenger, support and honour him, and glorify Allah morning and evening.

بیعت رضوان

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔۔۔ سورۃ فتح۔18

چودہ سو صحابہ اور بیعت رضوان

یہ بیعت کرنے والے چودہ سو کی تعداد میں تھے اور یہ درخت ببول کا تھا جو حدیبیہ کے میدان میں تھا۔ صحیح بخاری

حمیت جاہلیہ۔۔۔۔۔۔سورۃ فتح۔26

حمیت جاہلیہ سے کیا مراد ہے؟

لفظی مطلب جاہلانہ غیرت، عار، اور مصنوعی عزت اور وقار کا مسئلہ بنا لینا۔

اس حمیت جاہلیہ سے مراد قریش مکہ کا وہ رویہ ہے جو صلح کے لیے اور معاہدے کے وقت انہوں نے اختیار کیا یہ رویہ اور معاہدہ اہل اسلام کے لیے بظاہر ناقابل برداشت تھا لیکن انجام کے اعتبار سے چونکہ اس میں بہتری تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس معاہدے کو نہایت ناگواری اور گرانی کے باوجود اسے قبول کرنے کا حوصلہ عطا فرمادیا اس کی مختصر تفصیل اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش مکہ کے بھیجے ہوئے نمائندوں کی یہ بات تسلیم کرلی کہ اس سال مسلمان عمرے کے لیے مکہ نہیں جائیں گے اور یہیں سے واپس ہوجائیں گے تو پھر آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معاہدہ لکھنے کا حکم دیا انہوں نے آپ کے حکم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی انہوں نے اس پر اعتراض کردیا کہ رحمن رحیم کو ہم نہیں جانتے ہمارے ہاں جو لفظ استعمال ہوتا ہے اس کے ساتھ یعنی باسمک اللھم اے اللہ تیرے نام سے لکھیں چنانچہ آپ نے اسی طرح لکھوایا پھر آپؐ نے لکھوایا: یہ وہ دستاویز ہے جس پر محمد رسول اللہؐ نے اہل مکہ سے مصالحت کی ہے۔

قریش کے نمائندوں نے کہا اختلاف کی بنیاد تو آپ کی رسالت ہی ہے اگر ہم آپ کو رسول اللہ مان لیں تو اس کے بعد جھگڑا ہی کیا رہ جاتا ہے پھر ہمیں آپ سے لڑنے کی اور بیت اللہ میں جانے سے روکنے کی ضرورت ہی کیا ہے آپؐ یہاں محمد رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھیں چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی لکھنے کا حکم دیا۔ یہ مسلمانوں کے لیے نہایت اشتعال انگیز اور تکلیف دہ صورتحال تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر سکینت نازل نہ فرماتا تو وہ کبھی اسے برداشت نہ کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے محمد رسول اللہ کے الفاظ مٹانے اور کاٹنے سے انکار کر دیا تو نبی کریمؐ نے کہا کہ یہ لفظ کہاں ہے بتانے کے بعد خود آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے مٹا دیا اور اس کی جگہ محمد بن عبداللہ تحریر کرنے کو فرمایا اس کے بعد اس معاہدے یا صلح نامے لکھا گیا۔ ایسے بغض و عناد پر مبنی رویوں، جاہلانہ عار اور غرور کیلئے حمیت جاہلیہ کی اصطلاح استعمال کی گئی۔

رسول اللہ ﷺ کا خواب

واقعہ حدیبیہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں مسلمانوں کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہو کر طواف و عمرہ کرتے ہوئے دکھا گیا نبی کا خواب بھی بمنزلہ وحی ہی ہوتا ہے تاہم اس خواب میں یہ تعیین نہیں تھی کہ یہ اسی سال ہوگا لیکن نبیؐ اور مسلمان اسے بشارت عظیمہ سمجھتے ہوئے عمرے کے لیے فوراً ہی آمادہ ہو گئے اور اس کے لیے عام منادی کرا دی گئی اور چل پڑے بالآخر حدیبیہ میں وہ صلح ہوئی جس کی تفصیل ابھی گزری ہے۔

بالآخر اللہ نے رسول کے خواب کو سچّا کر دکھایا

اللہ کے علم میں اس خواب کی تعبیر آئندہ سال تھی۔ آئندہ سال حضور ﷺ نے صحابہ کرام کے ہمراہ نہایت امن کے ساتھ یہ عمرہ کیا اور اللہ نے اپنے پیغمبر کے خواب کو سچا کر دکھایا۔

لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق---- سورۃ فتح۔27۔۔

حج، عمرہ کی تمنّا

اگر ہم میں سے کوئی شخص حج، عمرہ کی تمنّا اور آرزو رکھتا ہے تو اس آیت کی بکثرت تلاوت کرے۔ اللہ کی شان سے بعید نہیں کہ جس طرح اپنے پیارے حبیب ﷺ اور انکے اصحاب کو زیارت بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی تھی اسی طرح ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ انشاءاللہ

ہدایت اور دین حق

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ۔۔۔۔۔۔۔۔سورۃ فتح۔28

تصدیق رسالت بزبان الہ

ان آیتوں میں پہلے نبی کریم ﷺ کی صفت وثنا بیان ہوئی کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہیں۔پھر آپؐ کے صحابہ کی صفت و ثنا بیان ہو رہی ہے۔۔

فضائل صحابہ کرام

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۔۔سورۃ فتح۔ 29

صحابہ کرام کا پہلا وصف یہ ہے کہ وہ رحماء بینھم ہیں۔

ان کا دوسرا وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا عام حال یہ ہے کہ وہ رکوع وسجدہ اور نماز میں مشغول رہتے ہیں ان کو دیکھنے والے اکثر ان کو اسی کام میں مشغول پاتے ہیں۔پہلا وصف کمال ایمان کی علامت تھی دوسرا وصف کمال عمل کی علامت ہے کیونکہ اعمال میں سب سے افضل نماز ہے۔آیت کے الفاظ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ یعنی نماز ان کا ایسا وظیفہ زندگی بن گیا ہے کہ نماز اور سجدہ کے مخصوص آثار ان کے چہروں سے نمایاں ہوتے ہیں۔

مراد ان آثار سے وہ انوار ہیں جو عبدیت اور خشوع وخضوع سے ہر متقی عبادت گزار کے چہرہ پر مشاہدہ کئے جاتے ہیں، پیشانی میں جو نشان سجدہ کا پڑ جاتا ہے وہ مراد نہیں۔ خصوصاً نماز تہجد کا یہ اثر بہت زیادہ واضح ہوتا ہے

حدیث: جیسا کہ ابن ماجہ میں بروایت جابر رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: من كثر صلوٰة بالليل حسن وجهه بالنهار۔ یعنی جو شخص رات میں نماز کی کثرت کرتا ہے دن میں اس کا چہرہ پرنور نظر آتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد نمازیوں کے چہروں کا وہ نور ہے جو قیامت میں نمایاں ہوگا۔

سورۃ الحجرات

Chapter- 49: The Chambers

سورۃ کا دوسرا نام: سورۃ الاخلاق

Chapter of Manners

اللہ و رسول کا ادب

سورہ حجرات کی ان ابتدائی آیات میں وہ آداب سکھائے گئے ہیں جو امام الانبیاؐ پر ایمان لانے والوں کے لیے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے سامنے گفتگو میں ادب واحترام۔

روضہ رسول ﷺ پر حاضری میں ادب۔

حدیث مبارکہ سنتے وقت ادب۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسولؐ کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے"۔(الحجرات:1)

O you who have believed! Do not proceed ˹in any matter˺ before ˹a decree from˺ Allah and His Messenger. And fear Allah. Surely Allah is All-Hearing, All-Knowing.

دین میں اپنی مرضی نہ چلاؤ بلکہ اللہ رسولؐ کے حکم کو مقدم رکھو۔

یہ ایمان کا اولین اور بنیادی تقاضا ہے۔ جو شخص اللہ کو اپنا رب اور اللہ کے رسول کو اپنا ہادی و رہبر مانتا ہو، وہ اگر اپنے اس عقیدے میں سچا ہے تو اس کا یہ رویہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اپنی رائے اور خیال کو اللہ اور رسول کے فیصلے پر مقدم رکھے یا معاملات میں آزادانہ

رائے قائم کرے اور ان کے فیصلے بطور خود کر ڈالے بغیر اس کے کہ اسے یہ معلوم کرنے کی فکر ہو کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان معاملات میں کوئی ہدایت دی ہے یا نہیں اور دی ہے تو وہ کیا ہے۔ اسی لیے ارشاد ہوا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو، یعنی ان سے آگے بڑھ کر نہ چلو، پیچھے چلو۔ مقدم نہ بنو، تابع بن کر رہو۔

پھر ارشاد ہوا:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبیؐ کے ساتھ اُونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔(الحجرات:2)

Don’t raise your voices

O you have believed! Do not raise your voices above the voice of the Prophet, nor speak loudly to him as you do to one another, or your deeds will become void while you are unaware.

آدابِ خطاب و کلام

مفسرین نے یہ رائے بھی قائم کی ہے کہ اس آیت کا اطلاق بزرگوں اور بڑوں کے ساتھ گفتگو کے حوالے سے بھی ہو سکتا ہے۔ چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ساتھ احترام کو ملحوظ رکھیں اور اپنی آواز کو پست رکھیں۔

حضور اکرم ﷺ کا تفوق مسلمانوں کے لیے جزوِ ایمان ہے۔

ارشاد فرمایا: النبی اولیٰ بالمومنین انفسھم۔

بلاشبہ نبیؐ تو اہلِ ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہیں۔

خبر کی تحقیق/تصدیق کے بغیر آگے پھیلانا کی ممانعت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۔

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو(ا)ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے لئے پریشانی اٹھاؤ۔ حجرات۔6

O you who have believed! if an evildoer brings you any news, verify ˹it˺ so you do not harm people unknowingly, becoming regretful for what you have done.

اس آیت میں ایک نہایت ہی اہم اصول بیان فرمایا گیا ہے جس کی انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر نہایت اہمیت ہے۔ صرف سنی سنائی باتوں پر اعتماد کر کے کسی کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی جائے۔

حدیث: کفٰی بالمرء کذباً ان یحدّث بکلّ ما سمع۔

ایک آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے پھیلا دے۔

سوشل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال:

جو بات فتنہ وفساد یا لڑائی جھگڑے کا سبب بنے اسکو نہ پھیلایا جائے چاہے بات سچ ہی کیوں نہ ہو،

باہمی صلح اور اصلاح

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔(حجرات۔10)

Making peace and reconciliation

The believers are but one brotherhood, so make peace between your brothers. And be mindful of Allah so you may be shown mercy.

یہ آیت دنیا کے تمام مسلمانوں کی ایک **عالمگیر کمیونٹی** قائم کرتی ہے اور یہ اسی کی **برکت** ہے کہ کسی دوسرے دین یا مسلک کے پیروؤں میں وہ اخوت نہیں پائی گئی ہے جو اہل اسلام کے درمیان پائی جاتی ہے۔اس حکم کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے بکثرت ارشادات میں بیان فرمایا ہے جن سے اس کی پوری روح سمجھ میں آسکتی ہے۔

حدیث: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاوں جو (نفلی) نماز، روزہ سے افضل ہے۔ باھمی تعلقات کی اصلاح/ صلح کرانا۔اصلاح ذات البین۔وفساد ذات البین الحالقہ۔ باہمی فساد اور جھگڑے دین کا صفایا کر دیتے ہیں،

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین باتوں پر بیعت لی تھی۔ایک یہ کہ نماز قائم کروں گا۔دوسرے یہ کہ زکوۃ دیتا رہوں گا۔ تیسرے یہ کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔(بخاری، کتاب الایمان)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی جان، مال اور عزت حرام ہے۔(مسلم، کتاب البر والصلہ۔ ترمذی، ابواب البر والصِّلہ)۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اس کی تذلیل نہیں کرتا۔ایک آدمی کے لیے یہی شر بہت ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے" (مسند احمد)۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد ساعدی آپ ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ "اہل ایمان کا باہمی تعلق ویسا ہی ہے جیسا سر کے ساتھ جسم کا تعلق ہوتا ہے۔وہ اہل ایمان کی ہر تکلیف کو اسی طرح محسوس کرتا ہے جس طرح سر جسم کے ہر حصے کا درد محسوس کرتا ہے۔" (مسند احمد)۔

حدیث: ایک اور حدیث میں ہے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے "مومنوں کی مثال آپس کی محبت، وابستگی اور ایک دوسرے پر رحم و شفقت کے معاملہ میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کی حالت ہوتی ہے کہ اس کے کسی عضو کو بھی تکلیف ہو تو سارا جسم اس پر بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے" (بخاری و مسلم)۔

حدیث: ایک اور حدیث میں آپ کا یہ ارشاد منقول ہوا ہے کہ "مومن ایک دوسرے کے لیے ایک دیوار کی اینٹوں کی طرح ہوتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے سے تقویت پاتا ہے" (بخاری، کتاب الادب، ترمذی، ابواب البر والصلہ)۔

معاشرتی آداب

لایسخر قوم من قوم۔ایک دوسرے کی تضحیک نہ کرو۔

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔

دوسروں کی تسخیر اور مذاق اڑانا،

الزام تراشی،

بدزبانی،

بداخلاقی،

حقیر ناموں سے بلانا،

بدگمانی،

دوسروں کے عیوب کی جستجو

اور تجسّس میں رہنا،

غیبت کی سخت الفاظ میں ممانعت و مذمت بیان کی گئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔(حجرات۔11)

Manners of Social Life

O you who have believed! Do not let some ˹men˺ ridicule others, they may be better than them, nor let ˹some˺ women ridicule other women, they may be better than them. Do not defame one another, nor call each other by offensive nicknames. How evil it is to act rebelliously after having faith! And whoever does not repent, it is they who are the ˹true˺ wrongdoers.

زبان کے زخم

عربی شعر ہے:

جراحات السنان لھا التیام

ولا یلتام ما جرح اللّسان

نیزے کا زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کا زخم نہیں بھرتا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے بچو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ایک دوسرے کے احوال کا تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟(تو پھر غیبت نہ کرو) دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔(حجرات۔12)

O you who have believed! Avoid many suspicions, ˹for˺ indeed, some suspicions are sinful. And do not spy, nor backbite one another. Would any of you like to eat the flesh of their dead brother? You would despise that! And fear

Allah. Surely Allah is ˹the˺ Accepter of Repentance, Most Merciful.

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

تیرے بھائی کی زبان سے جو کلمہ نکلا ہو جہاں تک تجھ سے ہو سکے اسے بھلائی اور اچھائی پر محمول کر۔

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: تین خصلتیں میری امت میں رہ جائیں گی: فال لینا، حسد کرنا اور بدگمانی کرنا۔ ایک شخص نے پوچھا حضورؐ پھر ان کا تدارک کیا ہے؟

فرمایا: جب حسد کرے تو استغفار کر لے۔

جب گمان پیدا ہو تو اسے چھوڑ دے اور یقین نہ کر

اور جب شگون لے خواہ نیک نکلے خواہ بد تو اس پر عمل نہ کر اور اپنے کام سے نہ رک اسے پورا کر۔ (طبرانی)

ابو داؤد میں ہے:

کہ ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے گر رہے ہیں آپ نے فرمایا ہمیں بھید ٹٹولنے سے منع فرمایا گیا ہے اگر ہمارے سامنے کوئی چیز ظاہر ہو گئی ہو تو ہم صرف اس پر مواخذہ کر سکتے ہیں۔

لوگوں کے عیب بیان کرنے والا شخص

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس شہر میں ایسے لوگ دیکھے ہیں جن میں کوئی عیب نہیں تھا لیکن جب وہ لوگوں کے عیب بیان کرنے لگے تو خود ان میں عیب پیدا ہو گئے۔ اور اسی شہر میں، میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جن میں کئی عیب تھے لیکن جب وہ لوگوں کے عیبوں کے بارے میں خاموش رہنے لگے تو ان کے عیب بھلا دیے گئے۔ (الضوء اللامع للسخاوی)

نسل انسانی کا نکتہ آغاز

انسانی مساوات اور برابری

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔(حجرات۔13)

Human Equality

O humanity! Indeed, We created you from a male and a female, and made you into peoples and tribes so that you may ˹get to˺ know one another. Surely the most noble of you in the sight of Allah is the most righteous among you. Allah is truly All-Knowing, All-Aware.

اسلام نے رنگ، نسل، قومیت، اونچ نیچ سارے نسلی امتیازات کا خاتمہ کر کے عالم گیر مساوات کا آفاقی تصور پیش کیا۔اور یہ اعلان کر دیا کہ تمام انسان دراصل ایک باپ آدم کی اولاد ہیں، لٰہذا سب کا درجہ مساوی ہے۔حجۃ الوداع کے موقع پر تاریخی خطبے میں آپؐ نے جن بنیادی انسانی حقوق کی وصیت وہدایت فرمائی ان میں انسانی وحدت و مساوات کا مسئلہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! یقیناً تمھارا پروردگار ایک ہے۔تمھارا باپ ایک ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہیں یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پاک باز ہو۔

حدیث:لا فضل لعربی علٰی عجمی ولا لعجمی علٰی عربی ولا لاسود علٰی احمر ولا لاحمر علٰی اسود الّا بالتّقوی۔کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں مگر خوف خدا کی بنیاد پر،

اللہ کے ہاں برتری کا معیار خاندان قبیلہ اور نسل و نسب نہیں ہے جو کسی انسان کے اختیار میں ہی نہیں ہے۔بلکہ یہ معیار تقوی ہے جس کا اختیار کرنا انسان کے ارادہ اختیار میں ہے۔یہی آیت ان علماء کی دلیل ہے جو نکاح میں کفائت نسب کو ضروری نہیں سمجھتے اور صرف دین کی بنیاد پر نکاح کو پسند کرتے ہیں۔(ابن کثیر)۔

ایمان کا دعویٰ کرنے والے اپنا جائزہ تولیں

زبانی اسلام لانے والو! اسلام پر عمل بھی کرو

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُم۔

ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔حجرات۔14

Faith has not yet entered your hearts.....

حدیث: اے لوگو جو زبانی اسلام لائے ہو مگر اسلام تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔۔۔،

اپنی دینداری کا احسان نہ چڑھاو بلکہ اللہ کا شکر ادا کرو اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی۔

لا تمنّو على اسلامكم بل الله يمنّ عليكم ان هدٰكم للايمان ۔۔۔حجرات۔17

Do not regard your Islam as a favour to me. Rather, it is Allah Who has done you a favour by guiding you to the faith, if ˹indeed˺ you are faithful.

سورة ق

Chapter- 50: Qaaf (the letter)

قرآن کو تلاوت میں آسانی کیلئے سات منزلوں (حزب) میں تقسیم کیا گیا۔ سورہ ق سے آخری منزل کا آغاز ہوتا ہے۔

سات منزلوں کی ترتیب

پہلی منزل۔ پہلی تین سورتوں (بقرۃ، آل عمران، نساء) پر مشتمل،

دوسری منزل: اگلی پانچ سورتوں پر مشتمل،

تیسری منزل: اس سے اگلی سات سورتوں پر مشتمل،

چوتھی منزل: اس سے اگلی نو سورتوں پر مشتمل ہے،

پانچویں منزل: اگلی گیارہ سورتوں پر مشتمل ہے،

چھٹی منزل: اگلی تیرہ سورتوں پر مشتمل ہے

ساتویں منزل: سورۃ ق سے آخری سورت (النّاس) تک سورتوں پر مشتمل ہے۔

آخری منزل سورہ حجرات سے سورہ النّاس تک کی سورتوں کو اصطلاح میں **مفصّلات** کہتے ہیں۔ نمازوں میں مفصّلات والی سورتوں میں سے قرآت، تلاوت مستحب ہے۔

سورۃ ق کی خصوصیات

سورۃ ق میں بیشتر مضامین آخرت اور قیامت اور حساب وکتاب سے متعلق ہیں۔

سورۃ ق کی ایک خاص اہمیت اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے کہ ام ہشام بنت حارثہ بن النعمان کہتی ہے کہ (رسول اللہؐ کے بہت قریب میرا مکان تھا) دو سال کے قریب ہمارا اور رسول اللہؐ کا تنور (جس میں روٹی پکتی تھی) ایک ہی تھا، مجھے سورۃ ق پوری اس طرح حفظ ہوئی کہ رسول اللہؐ یہ سورت ہر جمعہ کو منبر پر خطبہ میں تلاوت فرماتے تھے۔ (رواہ مسلم)

سورۃ ق۔ حضور ﷺ جمعہ و عیدین میں تلاوت

کائنات کی تخلیق پر غور وفکر

حیات بعد الموت

دل کے خیالات، وسوسے اللہ کے علم میں

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔

اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کے دل میں گزرتا ہے اور ہم اس سے اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ (ق۔16)

Indeed, ˹it is˺ We ˹Who˺ created humankind and ˹fully˺ know what their souls whisper to them, and We are closer to them than ˹their˺ jugular vein.

صحیح حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل میں جو خیالات آئیں ان سے درگزر فرمالیا ہے جب تک کہ وہ زبان سے نہ نکالیں یا عمل نہ کریں۔

اللہ۔شہ رگ سے بھی قریب۔

نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔۔۔

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ۔

کوئی بات انسان کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان (فرشتہ لکھنے کیلئے) اس کے پاس تیار رہتا ہے۔(ق۔18)

Vigilant Observer

Not a word does a person utter without having a ˹vigilant˺ observer ready ˹to write it down˺.

متکبر اور متجبر کا ٹھکانہ

ایمان بالغیب کی اہمیت

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ۙ۔

جو رحمان کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔(ق۔33)

Who were in awe of the Most Compassionate without seeing ˹Him˺,[1] and have come with a heart turning ˹only to Him˺.

قلب منیب سے کیا مراد ہے؟

منیب انابت سے ہے جس کے معنیٰ ایک طرف رُخ کرنے اور بار باراُسی کی طرف پلٹنے کے ہیں۔ جیسے قطب نما کی سوئی ہمیشہ قطب ہی کی طرف رُخ کیے رہتی ہے اور آپ خواہ کتنا ہی ہلائیں جلائیں، وہ ہر پھر کر پھر قطب ہی کی سمت میں آجاتی ہے۔ پس

قلبِ منیب سے مراد ایسا دل ہے جو ہر طرف سے رُخ پھیر کر ایک اللہ کی طرف مڑ گیا اور پھر زندگی بھر جو اَحوال بھی اُس پر گزرے ان میں وہ بار بار اسی کی طرف پلٹتا رہا یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والا دل

انکی بے ہودگیوں پر صبر کیجئے

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِۚ۔

پس اے نبیؐ، آپ اُن باتوں پر جو وہ کہتے ہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے،۔(ق۔39)

So be patient ˹O Prophet˺ with what they say. And glorify the praises of your Lord before sunrise and before sunset.

تذکیر بالقرآن

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ۔

توآپ قرآن کے ذریعے انہیں نصیحت فرماتے رہیں جو میرے وعید (ڈرانے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔(ق۔45)

Remind with Qur’an

So remind with the Quran ˹only˺ those who fear My warning.

سورۃ الذّاریات

Chapter- 51: The Scattering Winds

سورۃ ذاریات میں بھی اس سے پہلی سورت ق کی طرح زیادہ تر مضامین آخرت و قیامت اور حساب کتاب اور ثواب و عذاب کے متعلق ہیں۔

پہلی چند آیات میں اللہ تعالیٰ نے چند چیزوں کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ قیامت کے متعلق جن چیزوں کا وعدہ کیا گیا ہے وہ سچا وعدہ ہے، جن چیزوں کی قسم کھائی ہے وہ چار ہیں: وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا، فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا، فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا، فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا۔ ایک حدیث مرفوع میں ان چاروں چیزوں کے معنی اور مفہوم یہ بتلایا گیا ہے کہ ذاریات سے مراد وہ ہوائیں ہیں جن کے ساتھ غبار ہوتا ہے اور حاملات و قراً کے لفظی معنی بوجھ اٹھانے والے کے ہیں، اس سے مراد بادل ہیں جو پانی کا بوجھ اٹھائے ہوتے ہیں اور جاریات یسرا سے مراد کشتیاں ہیں جو پانی میں آسانی سے ساتھ چلتی ہیں اور مقسمات امرا سے مراد وہ فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عام مخلوقات میں رزق اور بارش کا پانی اور تکلیف وراحت کی مختلف اقسام تقدیر الٰہی کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔(بحوالہ ابن کثیر)

قیامت برحق۔ ان الدّین لواقع

متقین کی مزید صفات

ذاریات: آیات۔15۔19

نیکوکار،

قیام اللیل کی فضیلت

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ۔

اس میں مومنین متقین کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے ہیں۔ حضرت ابن عباس، قتادہ، مجاہد وغیرہ ائمہ تفسیر نے اس جملے کا مطلب حرف ما کو اس میں نفی کے لئے قرار دے کر یہ بتلایا گیا ہے کہ رات کو تھوڑا سا حصہ ان پر ایسا بھی آتا ہے جس میں وہ سوتے نہیں بلکہ عبادت نماز وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں، اس مفہوم کے اعتبار سے وہ سب لوگوں اس کا مصداق ہو جاتے ہیں، جو رات کے کسی بھی حصہ میں عبادت کر لیں، خواہ شروع میں یا آخر میں یا درمیان میں، اسی لئے حضرت انس اور ابوالعالیہ نے اس کا مصداق ان لوگوں کو قرار دیا جو مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور امام ابوجعفر باقر نے فرمایا کہ جو لوگ عشاء کی نماز سے پہلے نہ سوویں وہ بھی اس میں داخل ہیں۔(ابن کثیر)

حضرت حسن بصری نے احنف بن قیس سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے عمل کا اہل جنت کے اعمال سے موازنہ کیا تو یہ دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو ہم سے بہت بلند و بالا اور ممتاز ہے کیونکہ وہ لوگ راتوں میں سوتے کم ہیں عبادت زیادہ کرتے ہیں، پھر میں نے اپنے اعمال کا اہل جہنم کے اعمال سے موازنہ کیا تو دیکھا کہ وہ اللہ و رسول کی تکذیب کرنے والے قیامت کا انکار کرنے والے ہیں (جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا) اس لئے ہمارے اعمال موازنہ کے وقت نہ اصل اہل جنت کے درجہ کو پہنچتے ہیں اور نہ (بحمد اللہ) اہل جہنم کے ساتھ ملتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ ہمارا درجہ عمل کے اعتبار سے وہ ہے جن کا قرآن کریم نے ان الفاظ سے ذکر فرمایا ہے: خلطوا عملاً صالحا واخر سيئا۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اچھے برے اعمال خلط ملط کر رکھے ہیں، تو ہم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنی مزید اصلاح کی کوشش جاری رکھے۔

اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کے ایک شخص نے میرے والد سے کہا کہ اے ابو اسامہ ہم اپنے اندر وہ صفت نہیں پاتے جو اللہ تعالیٰ نے متقین کے لئے ذکر فرمائی ہے، یعنی كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ۔ تو میرے والد نے اس کے جواب میں فرمایا: طوبى لمن رقد اذا نعس واتقى الله اذا استيقظ۔ بشارت ہے اس شخص کے لئے جس کو نیند آوے تو سو جاوے مگر جب بیدار ہو تو تقویٰ اختیار کرے یعنی خلاف شرع کوئی کام نہ کرے۔ (ابن کثیر)

مطلب یہ ہے کہ مقبولیت عند اللہ صرف رات کو بہت جاگنے میں منحصر نہیں، جو شخص نیند سے مجبور ہو اور رات میں زیادہ نہ جاگے، مگر بیداری میں گناہ و معصیت سے بچے وہ بھی قابل مبارک باد ہے۔

اے لوگو! تم لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو اور سلام ہر شخص مسلمان کو کرو اور رات کو اس وقت نماز پڑھو" جب لوگ سو رہے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے"

سحری / تہجّد کے وقت استغفار

وبالاسحار هم يستغفرون،

وقت سحر قبولیت دعا کے بہترین اوقات میں سے ہے۔

حدیث بھی قیام اللیل کی تاکید ہے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

یایھا الناس اطعموا الطعام و صلوا الارحام وافشوا السلام وصلوابالیل والناس نیام قد خلوا الجنۃ بسلام۔

لوگو!لوگوں کو کھانا کھلاؤ،

صلہ رحمی کرو،

سلام پھیلاؤ اور رات کو اٹھ کر نماز پڑھو،

جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔(مسند احمد)

حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتے ہیں:

کہ کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟

کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

کوئی سائل ہے کہ میں اس کے سوال کو پورا کر دوں۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ صحیح مسلم

انکے مالوں میں سائلین / محتاجین کا حق

وَفي أَموالِهِم حَقٌّ لِلسّائِلِ وَالمَحرومِ۔

اوران کے مالوں میں غرباء اور مساکین کا حق ہے۔ الذاریات:19

روئے زمین اللہ کی قدرت ونشانیوں سے بھری پڑی ہے

وفی الارض آیات للموقنین۔

خود انسان کے وجود میں بے شمار نشانیاں موجود ہیں

وفی انفسکم افلا تبصرون۔

بے شک تیرا ربّ۔ حکمت والا اور علم والا ہے

قال ربّک،انّہ حکیم علیم۔

وفوق کلّ ذی علم علیم۔ ہر عالم کے اوپر ایک بڑا عالم موجود ہے۔ یعنی اللہ ربّ العالمین۔

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آرا، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com